ایک جرم .... چار سزائیں

قاری عزیز احمد راشد

انسان کوئی بھی گناہ کرے، مقصد عارضی فائدہ حاصل کرنا، عارضی لذت حاصل کرنا ہوتا ہے مثلاً ایک انسان سود کھاتا ہے یہ جرم انتہائی سنگین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ انسانیت سوز جرم ہے۔ اسکے باوجود ظالم لوگ اس ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں، سوچنے کی بات یہ ہے کہ سود گناہ ہے لیکن اس سے انسان عارضی فائدہ ضرور حاصل کرتا ہے اسی طرح زنا ہے، جرم عظیم ہے لیکن عارضی لذت حاصل کرنے کیلئے انسان یہ فعل بھی کر گزرتا ہے۔ رشوت لینا گناہ ہے لیکن کچھ منفعت ضرور حاصل ہو جاتی ہے۔ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والے عارضی فائدے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس کے بدلے سخت عذاب سے دوچار ہونگے لیکن آپ اس انسان کی عقل کا اندازہ لگائیے جو ایسا جرم کرتا ہے جس سے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا لیکن اس جرم کے بدلے وہ چار بڑے بڑے عذابوں میں گرفتار ہو جائے۔ ہم تو معمولی سی تکلیف برداشت نہیں کرسکتے۔ **خلق الإنسان ضعیفا** ، چہ جائیکہ چار عذاب برداشت کرنے پڑیں۔

اعاذنا اللہ منھم

استاد کسی شاگرد پہ ناراض ہو جائے، سزا دے معاملہ ختم ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی طالب علم کو یہ سزا ملے کہ استاد کہہ دے سب کے سامنے کہ تو اتنا گھٹیا اور میری نظروں سے گرا ہوا ہے کہ میں تجھ سے کلام کرنا پسند نہیں کرتا اور ساتھ ہی کہہ دیا جائے کہ تیری شکل دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ ذرا بتائیں بھری کلاس میں اس طالب علم کا کیا وقار رہے گا؟ اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ استاد جیسے مشفق انسان سے وہ ناراضی لے رہا ہے۔ یہ تو دنیا ہے چند طالب علم ہیں کیا خیال ہے اگر یہی دونوں باتیں پوری کائنات کے سامنے اور پھر عرش والا کہہ دے جو ایک ماں سے زیادہ مشفق و مہربان ہے ہاں یہ جو سزائیں اسی ایک جرم کی پاداش میں دی جائیں گی۔ ہم اپنی ایک انگلی آگ پر ایک منٹ رکھنے کی سکت نہیں رکھتے۔ اگر پورے کا پورا آگ میں داخل ہونا پڑا تو کیفیت کیا ہوگی؟ **لا یموت فیھا ولا یحییٰ**۔ ہمارے کیا فائدے ہیں اس جرم میں کہ جس کو ہم چھوڑ نہیں سکتے اور وہ جرم کونسا ہے۔ آیئے ہم رسول عربی ﷺ کی زبان سے جرم اور سزائیں سنتے ہیں۔

عن ابی ذر عن النبی ﷺ انه قال ثلاثة لا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم. قلت من هم یا رسول الله قد خابوا وخسروا فاعادها ثلاثا قلت من هم یارسول الله خابوا وخسروا ؟ قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الکاذب (سنن أبی داؤد، اللباس، باب ماجاء فی إسبال الازار، حدیث ۴۰۸۷)

ہاں وہ ایک جرم ہے کہ کوئی انسان اپنے ٹخنوں سے نیچے اپنی چادر، شلوار، پینٹ وغیرہ لٹکا کر چلے اس جرم پر چار سزاؤں سے انسان کا واسطہ پڑے گا۔ (۱) اللہ تعالیٰ اس سے کلام نہیں کریں گے، (۲) دیکھیں گے نہیں، (۳) اسے گناہوں سے پاک نہیں کریں گے (۴) اور پھر بالآخر ذلیل و رسوا کر کے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں داخل کردیں گے۔

کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے کوئی انسان کو مالی منفعت ہے نہ لذت اور ایسا کرنے سے کوئی انسان کی عزت میں اضافہ بھی نہیں ہوتا، عزت دینے والا تو اللہ ہے۔ **تعز من تشاء**. کیا ہم اللہ کی نافرمانی کر کے عزت حاصل کرسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو پھر میرے بھائیو! ہم کیوں ایسا جرم کریں جس کا دنیا میں فائدہ ہے۔ نہ آخرت میں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے۔ رسول عربی ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: **من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة** (ایضا، حدیث ۴۰۸۵)

بعض ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ ہم تکبر سے نہیں لٹکاتے بھلا اللہ کی نافرمانی سے بڑھ کر بھی کوئی تکبر ہے۔ **الکبر بطر الحق** نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے نبی رحمت علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار.** (ایضا، باب ماجاء فی الکبر، حدیث ۴۰۹۰)

تکبر اللہ کی چادر ہے جو اللہ سے اس چادر کو چھیننا چاہے یعنی خود تکبر کرے جہنم کا ایندھن بنے گا پھر ارشاد رسول ﷺ ہے: **لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من کبر** (ایضا حدیث ۴۰۹۱) معمولی تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا کپڑا ٹخنوں سے لٹکانا تو ایسا بڑا تکبر ہے کہ جس کی اللہ نے چار سزائیں بیان فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر سے محفوظ فرمائے آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆